السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

غیر مسلم یعنی ہندوؤں سے میل جول رکھنا دینی اور دنیاوی کاموں میں مشورہ لینا۔ ہندوئوں کو آداب اور سلام کہنا سنت محمدیہ کے موافق ہے۔ یا مخالف ہم نافہموں کے لئے صاف صاف بیان کرنا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جس ہندو سے تعلق ہووہ ہندو قابل بھروسہ ہو۔ اس سے مشورہ کرنا جائز ہے۔ جیسے آپ ﷺ ابو طالب سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ ایسا ہی کسی معزز ہندو کے لائق اس کو آداب سلام کہنا منع نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ اذا جاء کم کریم قوم فاکرموہ

بیان مہاتما گاندھی ریفارمر ہند.

مسلمانوں کے ساتھ گہرے تعلق ہونے کی وجہ سے میں نے پیغمبر ﷺ کی زندگی کا مطالعہ کیا اور اسے اپنا فرض سمجھا۔ میں نے پہلے پہل افریقہ میں ان کی زندگی کو پڑھنے کی کوشش کی لیکن اس وقت میں اردو کی کافی قابلیت نہیں رکھتا تھا۔ ہندوستان میں اپنے ایام اسیری کے دوروان میں مجھے خوش قسمتی سے موقع مل گیا۔ اور میں نے مولانا شبلی کی تصنیف کردہ ''حضرت محمد ﷺ'' کی سوانح حیات کو پڑھا۔ یہ کتاب مجھے مرحوم حکیم اجمل خان نے میری درخواست پر جیل بھیجی تھی۔ حضرت کی زندگی کے علاوہ میں نے ان کے دوسرے ساتھیوں کی زندگی کو بھی پڑھا ہے۔ علاوہ ازیں میں نے ''اسلام اور حضرت محمد ﷺ صاحب'' کے متعلق انگریزی زبان میں بھی بہت سی تصنیفات کا مطالعہ کیا ہے۔ اس مطالعہ سے میں اس تیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ویدوں اور گیتا کے علاوہ قرآن اور بائبل بھی میرے لئے مقدس کتب ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیحؑ بھی دونوں زبردست پیغمبر تھے۔ اسلام کے مطالعہ سے میں نے یہ تیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ پیغمبر اسلام ﷺ ستیہ کے متلاشی اور خدا ترس بزرگ تھے۔ میں یہ جانتا ہوں میں یہ باتیں کر کے آپ کے سانے کوئی نئی باتیں پش نہیں کر رہا ہوں۔ میں صرف یہ بتلا رہا ہوں کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی نے مجھ پر کس طرح اثر کیا۔ ان پر انتائی مظالم کئے گئے۔ لیکن وہ سچائی کے راستے پر چلتے گئے۔ انہوں نے نتائج کا خیال کئے بغیر وہی کیا جو ان کے خیال میں درست تجا۔ اگر ان کے خیال می کوئی تبدیلی ہوتی تھی۔ تو وہ بلا خوف دوسرے ہی دن اس کا اظہار کر دیتے تھے۔ پیغمبر اسلام ﷺ ایک فقیر تھے۔ انھوں نے دنیا کی تمام چیزوں کو ترک کر دیا تھا۔ اگ ان کی خواہش ہوتی تو وہ دنیا کی بہت سی دولت جمع کر سکتے تھے۔ جب میں ان کی ان کے خاندان کی اور ان کے ساتھیوں کی غریبی کے حالات پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں میں مسرت کے آنسو آجاتے ہیں۔ میرے جیسا ستیہ کی متلاشی کس طرح اس کی عزت کیے بغیر رہ سکتا ہے۔ جس کا دماغ ہمیشہ خدا کی طرف لگا رہا۔ جو ہمیشہ خدا سے ڈرتا رہا۔ اور جس کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے بے انداز رحم تھا۔ آپ تمام قرآن پڑھتے ہیں۔ مگر آپ میں سے بہت کم ان کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ آپ کہیں گے کہ اگر ہم قرآن کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے تو ہندو بھی تو گیتا کی تعلیم پر نہیں چلتے۔ آپ کا یہ کہنا درست ہے۔ میرا یقین ہے کہ اگر دونوں فرقے اپنے اپنے مزہب کی تعلیم پر چلیں تو فرقہ وارانہ جھگڑے ماضی کی داستان بن کر رہ جایئں گے۔ اس وقت دونوں فرقوں کے اشخاص نے اپنی عقل کو خیر آباد کہہ کر ایک دوسرے پر کیچڑ پھینکنا اپنا جزو ایمان بنا رکھا ہے۔ اگر ایک بھی مسلمان صورت حال کا احساس کرے تو کیں سمجھوں گا کہ آپ کے سامنے میری تقریر فضول نہیں گئی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01 ص377

محدث فتویٰ